ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد ارشد

پی ایچ ڈی اردو اسکالر، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر شیر علی

صدر شعبہ اردو، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

پاکستانی اردو افسانے میں رواداری: اشفاق احمد کے افسانوں کا خصوصی مطالعہ

Muhammad Arshad
Ph.D Scholar, Alhamd Islamic University, Islamabad.
Dr. Sher Ali
Head of Urdu Department, Alhamd Islamic University, Islamabad.

***Corresponding Author:** drsherali1975@gmail.com

Tolerance in Pakistani Urdu Short Story: A Study of Ishfaq Ahmad

Within the context of Pakistani Urdu fiction tolerance emerges as a multifaceted concept, encompassing not only religious and ethnic diversity but also socioeconomic disparities and ideological differences. Pakistani Urdu fiction often delves into historical and contemporary events, providing readers with a lens through which to examine the complexities of interfaith relations, communal harmony and the challenges of navigating a pluralistic society. Through their writings readers have been encouraged to cultivate a spirit of tolerance, recognizing that embracing diversity is not only a societal virtue but a pathway to collective growth and well being. This article explore the concept of tolerance in a well known Pakistani Urdu fiction writer Ishfaq' Ahmed fiction. Love and tolerance has always been the favorite subject of Ishfaq Ahmed's writings. Mutual co-existence, harmony، multiculturalism and religious and cultural tolerance are the main themes of many of his short stories.

Key Words: *Tolerance, Love, Co-existence, Harmony, Multiculturalism, Ideological differences.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22

اشفاق احمد اردو ادب کا اہم نام ہے۔ اشفاق احمد نے بطور افسانہ نگار، سفر نامہ نگار، ڈرامہ نگار، ہدایت کار، مدیر، میزبان اور ناول نگار کے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اشفاق احمد بطور مصلح، مفکر اور دانشور بھی شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے افسانے گڈریا کی تحسین منٹو جیسے افسانہ نگار نے بھی کی ہے۔ ان کے افسانوں کی درج ذیل تصانیف منظر عام پر آئیں: ایک محبت سو افسانے، اجلے پھول، سفر مینا، پھلکاری، طلسم ہوش افزا اور صبحانے افسانے۔ اشفاق احمد کے افسانے جہاں فنی، ادبی اور تکنیکی لحاظ سے منفرد خصوصیات کے حامل ہیں وہیں موضوعی لحاظ سے بھی اشفاق احمد کے افسانے منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ اشفاق احمد کے بارے میں ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

> "اشفاق احمد کے افسانوں میں محبت کا حسی تصور بے حد لطیف اور کثیر الاضلاع ہے۔ ان کے افسانے بظاہر محبت کے مرکزی نقطے پر گردش کرتے ہیں تاہم ان کے موضوعات متنوع ہیں اور وہ محبت کی قندیل سے زندگی کے بے شمار گوشوں کو منور کرتے چلے جاتے ہیں۔"(۱)

اشفاق احمد نے اپنی نگارشات میں بالعموم اور اپنے افسانوں میں بالخصوص محبت، رواداری، آدمیت اور احترام انسانیت کا پرچار کیا ہے۔ تصوف سے ان کو گہرا لگاؤ تھا۔ وہ بین المذاہب انسانی اقدر کے خواہاں تھے۔ ان کے افسانے مذاہب و مسالک کی تقسیم سے بالاتر ہو کر وسعت فکر و نظر اور مختلف المذاہب لوگوں میں رواداری کا اظہاریہ ہیں۔ ان کی افسانوں سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ فن برائے مقصد کے قائل تھے، لیکن یہ مقصدیت فنی اسقام کا باعث بہت کم مقامات پر بنی ہے۔

ان کے کرداروں اور افسانوں کے موضوعات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ سماجی اونچ نیچ کے مخالف تھے۔ انہیں مختلف پیشوں کی عظمت کا واضح ادراک تھا اور وہ مذہبی تعصب سے دور تھے۔ داؤجی، پتاجی اور دیس رام جیسے کردار ہندوستانی ثقافتی وحدت سے مترشح تہذیبی قدروں سے مزین وہ افراد ہیں جو رواداری، انسان دوستی اور وسیع القلبی صفات کا بین ثبوت ہیں۔ ان کے کردار مختلف المذاہب ہونے کے باوجود رواداری اور محبت کو آپسی تعلقات میں ہر حال میں برتتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا فلسفہ حیات کا محور محبت اور انسانی رواداری ہے۔ ان کے افسانوں کا متصوفانہ رویہ سماجی امتیازات، عدم مساوات، تشدد اور تعصب کی خلاف ایک متاثر کن بیانیہ ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22
ماخذ تحقیقی مجلہ

تصوف اور بھگتی تحریک نے ہندوستان کے ادیبوں کے فکری آفاق میں وسعت فکر و نظر، کثیر الثقافتی قبولیت اور بین المذاہب رواداری کو پروان چڑھایا۔ ہزار برس سے متجاوز صوفی اور بھگتی فکری روایت کے تناظر میں اشفاق احمد نے اپنے افسانے گڈریا کے کردار داؤجی کی تشکیل کی۔

داؤجی بیک وقت صوفی، دوست اور استاد کے روپ میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ یہ کردار اپنی معنویت میں مذہب و ملت کی حدود سے ماورا صرف انسانیت، اقدار اور رواداری کا علم تھامے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ اس ایک کردار میں اتنے پہلوؤں کو بیک وقت موجود ہونا اشفاق احمد کی فنی مہارت کا بین ثبوت ہے۔

اشفاق احمد کے بقول انہوں نے "گڈریا" اپنے قیام روم کے دوران اٹلی کی تہذیب و ثقافت سے متاثر ہو کر لکھا تھا۔ داؤجی ہندوالمذہب ہونے کے باوجود اسلامی معاشرت کو اپنائے ہوئے ہے۔ یہ دراصل ان کے مسلم استاد حضرت اسماعیل چشتی کی تعلیمات کا اثر ہے کہ ان کے طرز زندگی سے آگاہ کوئی بھی شخص اس پر ہندو کی نسبت مسلمان ہونے کا گمان کرے گا اور فسادات کے دنوں میں جب مشتعل ہجوم حملہ کرتا ہے تو ایک نوجوان رانو داؤجی کو کلمہ پڑھنے کی نصیحت کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اپنی شخصیت میں آنے والی تبدیلی کا اعتراف افسانہ میں خود 'داؤجی' یوں کرتے نظر آتے ہیں:

> "میں ذات کا گڈریا، میرا باپ منڈاسی کا گوالا، میں جہالت کا فرزند، میرا خاندان ابوجہل کا خانوادہ اور آقا کی نظر کرم حضرت کا ایک استاد۔ حضور نے چنتو کو منشی چنت رام بنا دیا۔ لوگ کہتے ہیں منشی جی میں کہتا ہوں رحمت اللہ علیہ کا کفش بردار"(۲)

داؤجی کی بیٹی کا مسلمان نام قرۃ العین، نبی کریم پر کوڑا ڈالنے والی بڑھیا والے واقعے کا ذکر، گلستان و بوستان کے حوالے الغرض ہر رنگ ہند مسلم تہذیبی اقدار اور مذہبی رواداری کا غماز ہے۔ اسی لیے عطاء الحق قاسمی نے لکھا ہے:

> " اشفاق احمد تمام مذاہب کا دل سے احترام کرتے تھے۔ بہت سے مذاہب کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ قرآن میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبروں میں سے چند ایک کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ممکن ہے یہ ہستیاں بھی اللہ کی فرستادہ ہوں ان کے پیروکاروں نے ان کی تعلیمات کی شکل مسخ کر دی ہو۔"(۳)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22
ماخذ تحقیقی مجلہ

اشفاق احمد کے افسانے 'سنگ دل' کا مرکزی کردار 'پمی' ہندو ہونے کے باوجود اپنی محبت قربان کر کے 'حسنا' نامی مغوی لڑکی کو سجن سنگھ جیسے ظالم آدمی کے چنگل سے آزاد کرا کے سرحد پار بھجواتا ہے۔ فسادات و ہجرت کے تناظر میں لکھے اس افسانے میں اشفاق احمد نے محبت جیسے لطیف جذبے کو مذہب و رنگ و نسل کی تفریق سے بالاتر زاویے سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ رنگ و نسل و فکر کی انسانی تقسیم ختم کرتے ہوئے رواداری و ہمدردی جیسے پاکیزہ صفات سے مزین یہ افسانہ نظریاتی اختلافات کو انسانی رشتوں میں حائل نہیں ہونے دیتا۔

داؤ جی بیک وقت صوفی، دوست اور استاد کے روپ میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ یہ کردار اپنی معنویت میں مذہب و ملت کی حدود سے ماورا صرف انسانیت، اقدار اور رواداری کا علم تھامے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ اس ایک کردار میں اتنے پہلوں کو بیک وقت موجود ہونا اشفاق احمد کی فنی مہارت کا بین ثبوت ہے۔

پمی جب ایک رات نوجوان آفیسر کو نیند سے بیدار کرنے کے لیے حسنا نامی مغوی لڑکی کو سجن سنگھ جیسے بد طینت شخص کے چنگل سے آزاد کراتی ہے وہ منظر ملاحظہ ہو:

> "کسی نے آہستہ سے آکر میرا سر چھوا میں چونکا پمی لبوں پر انگلی رکھے خاموش کھڑی تھی۔
> مجھ پر جھک کر بولی آج میری مدد کرو میں بڑی پتا میں ہوں میں نے حیرت سے پوچھا کیا بات
> ہے اس نے سنجیدگی سے کہا مجھے ایک لڑکی کے اغوا کرنے میں مدد دے سکتے ہو؟
> اغوا۔۔۔۔۔۔۔ شی شی۔ اس نے میرے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔"(۴)

پمی جلدی جلدی سارا سامان رات کے اندھیرے میں فوجی ٹرک پر لوڈ کرا دیتی ہے اور وہ خود سجن سنگھ کے گھر کی دیوار پھلانگ کر حسنا کو ساتھ لے آتی ہے اور رات کے اندھیرے میں نکل جانے کا کہہ دیتی ہے۔ وہ رات کی چاندنی میں ان تمام لوگوں کو الوداع کہتی ہے اور انسان دوستی کی مثال قائم کرتے ہوئے انسانیت کے جذبے کے تحت اپنی محبت کی بھی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتی۔ مسلم ہندو تعصب سے پاک بے لوث محبت اور ایثار کی حقیقت آشکار کر دیتی ہے۔ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر کسی غیر مذہب کی جان کا بچانا انسان دوستی کی شاندار مثال ہی تو ہے۔ پمی کے کردار کے وسیلے سے اشفاق احمد نے محبت کے لامحدود تصور کو پیش کیا ہے۔

افسانہ شب خون میں مسٹر پھومکا، سپورن سنگھ، صوفی ابراہیم، کامریڈ اصغر جیسے مختلف سوچ و مذہب رکھنے والے کرداروں کی پیشکش جس اعتدال اور صلح کلی انداز میں کی گئی وہ رواداری و وسعت قلبی کی عکاس ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22
ماخذ تحقیقی مجلہ

شب خون میں بیٹرس کا غیر مذہب اور ناشناسا مریض کو خون کا عطیہ دے کر زندگی جیسا تحفہ دینا خالصتاً انسانی بنیادوں پر ہی ممکن ہے۔

اسی طرح افسانہ 'بابا' کی عیسائی بہو ایلن اور خود بابا کا کردار مذہبی تعصب، رنگ و نسل کے فرق کو ختم کر کے انسانی محبت اور رواداری کو پروان چڑھانے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

افسانے 'ایل ویرا' میں پروفیسر اور طوائف کے کرداروں کے ذریعے جہاں معاشرتی منافقت و تضاد کی قلعی چاک کی گئی ہے کہ کس طرح ہم ظاہری نام نمود کے لیے ایسے رشتوں اور خاندانوں کو ترجیح دیتے ہیں جو معاشی و سماجی لحاظ سے برتر و اعلیٰ ہوتے ہیں اور کم سماجی مرتبہ یا کم تر حیثیت کے پیشوں سے وابستہ لوگوں میں سے اچھائی اور نیکی ماننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ طوائف کا کردار ایسی ہی کم حیثیت و کم مرتبہ کی حامل عورت کی نمائندگی کر رہا ہے لیکن وہ اپنے باطنی اخلاص کی وجہ سے اس نواب خاندان سے کس قدر بلند ہے جو پروفیسر کو الوداع کرنے کے وعدہ کو وفا نہیں کرتا جبکہ یہی طوائف بے غرض، مصنف سے محبت و الفت کے بے نام رشتے میں منسلک ہونے کے باوجود خود کو ہر مقام پر عاشق صادق ثابت کرتی ہے۔

طوائف جیسے کردار کے ساتھ خالصتاً انسانی بنیادوں پر رواداری برتتے ہوئے اشفاق احمد نے ایسے پسے ہوئے طبقے میں انسانیت اور خالصیت جیسے اوصاف کا ثبوت مہیا کر کے انسانی برابری کا ثبوت دیا ہے۔ معاشرے کے بظاہر عالی منصب اور عزت دار لوگوں کے مقابلے میں پروفیسر کو غیر مقامی ہونے کے باوجود زبان و رسم و رواج اور معاشرت میں جس قسم کی مدد درکار تھی وہ جذباتی استحصال کرتے ہوئے ایلویرا اسے بخوبی پوری کرتا رہا اور اس معاونت کا انداز خود اس کی اپنے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

> "اپنی حیثیت سے بڑھ کر اگر کوئی تحفہ خریدتا تو ایلویرا اس کا پارسل بناتی اور وہی اسے ڈاک خانے لے جا کر سپرد ڈاک بھی کرتی۔ ایلویرا ہی سے میں نے ایک رومال پر چائے رنگی پتیوں کا پھول کڑھوا کر ماریا کو دیا تھا کہ یہ ہمارے ملک کی صنعت کا ایک نادر نمونہ ہے"(۵)

دراصل اشفاق احمد نے ایلویرا کے کردار کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ کسی انسان کا سماجی منصب و پیشہ اس کے جذبات کے کم تر و حقیر ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22

ماخذ تحقیقی مجلہ

فسادات کے تناظر میں لکھا گیا دردناک افسانہ 'بابا' کا کردار ایلن ایک انگریز عورت ہے جس کی شادی مسعود کے ساتھ ہوتی ہے۔ محنت اور خوبصورتی سے تراشا گیا یہ کردار انسان دوستی، رواداری اور ہمدردی میں اپنی مثال آپ ہے۔ تعصب کی کوئی جھلک ایلن میں نہیں۔ رنگ، نسل اور مذہب کے تعصب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسے رشتے نبھانے کا ہنر خوب آتا ہے۔ مغربی عورت ہونے کی وجہ سے وہ سسر (بابا) سے فاصلہ پر رہتی ہے۔ مگر ایلن یہ فاصلے اپنے مشفق رویوں سے بدل دیتی ہے۔ اپنے سسر یعنی بابا سے اس کے طرز عمل کا یہ نمونہ دیکھیے :

> "مسعود ابھی جاگا تو نہیں لیکن اتنی دیر سے اٹھنا ٹھیک نہیں ہوتا کیا میں اسے جگہ کر کنویں پر لے جاؤں۔ ایلن نے بھول پن سے کہا آپ بھی کمال کرتے ہیں بابا۔ مجھ سے اجازت مانگ رہے ہیں اپنے بیٹے کو جگانے کے لیے دوسروں سے نہیں پوچھنا چاہیے۔ اچھا 'اچھا۔ بابا نے اس کی سعادت مندی سے خوش ہو کر کہا". (٦)

ایلن مغربی ہونے کے باوجود مشرقی رنگ میں رنگی ایک سعادت مند، ملنسار اور شفیق خاتون کے روپ میں نظر آتی ہے۔ یگانگت اور محبت کے احساس سے مرقع یہ عورت غیر ملکی ہونے کا احساس تک نہیں ہونے دیتی۔ وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے لیکن وہ ثابت کرتی ہے کہ کوئی بھی مذہب ہو امن ورواداری کا درس ہی دیتا ہے۔ اشفاق احمد نے اس کردار کے ذریعے وسعت قلبی، جانثاری اور انسانیت کی طرف لطیف اشارے کیے ہیں۔

اشفاق احمد کے افسانوں میں انفرادی رواداری و محبت کا ذکر ہی نہیں بل کہ اجتماعی رواداری و محبت کی معجز بیانیوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اشفاق احمد کے افسانوں میں دیگر خطوں سے تعلق رکھنے والے مذاہب سے ہٹ کے مغربی ویورپی خطہ سے تعلق رکھنے والے مذاہب واعتقاد کے ماننے والوں کی محبت ایثار اور اعتقاد کے ماننے والوں کی محبت ایثار اور رواداری کا بیانیہ یہاں کہ مشرقی رواداری کے نمونوں سے بڑھ کر ملتا ہے۔ خواہ وہ کردار ایلن کا ہو یا ایل ویرا کا۔

کوٹ ادو پاور ہاؤس میں اشفاق احمد نے محبت ورواداری کی تخلیقی قوت کو موضوع بنایا ہے۔ یہ انجنیئر کوٹ ادو کے لوگوں کی گہری محبت کی قوت کا احساس رکھتے ہوئے ان کی محبت کا بدلہ بجلی گھر کے قیام کی صورت میں دیتا ہے ان لوگوں کی روح کی محبت سے سرشاری کا کیا عالم ہے۔ انجینیئر کے الفاظ میں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22
ماخذ تحقیقی مجلہ

"آپ لوگ اپنے درمیان ایک دوسرے سے بے پناہ محبت رکھنے کی وجہ سے توانائی کے ایسے یونٹ بن گئے ہیں جن کو بجلی جنریٹ کرنے کے لیے کسی قسم کے ایندھن کی یا باہر کی طاقت کی مطلق ضرورت نہیں۔"(۷)

اس افسانے میں ایس ڈی اور ضوان کی تھیوری کا ماحصل محبت ہی ہے۔اس کا ماننا ہے کہ ہر انسان کا اپنی مقناطیسی میدان ہوتا ہے جو اس کے وجود کے گرد کافی دور تک پھیلا رہتا ہے۔اس میدان میں اس کی سوچ،خوراک ،صحت،عبادت،حسن،محبت،معاملہ فہمی اور معاملہ بندی اپنے اپنے الیکٹرونوں کی بندش کے مطابق اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔اس مقناطیسی میدان سے بھی برقی چارج حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن اس بجلی میں اور دوسری بجلی میں فرق ہے تو اتنا کہ وہاں مخالف قطب ایک دوسرے کے درمیان کشش کا باعث بنتے ہیں اور یہاں یکساں قطب ایک دوسرے کے درمیان کھنچاؤ کا وسیلہ بنتے ہیں۔یہاں یکساں قطب ایک دوسرے سے ہم آہنگی ہم کاری اور ہم زوری کی وجہ بنتے ہیں۔

یہ باطنی روشنی ایس ڈی او کے الفاظ میں یہ ہے:

"تم اپنے درمیان محبت کے موجود خزانے ختم نہ ہونے دو اور انسانی چاہت کے دفینوں میں کمی نہ آنے دو۔ تمھارے چہرے اسی طرح بشاش،دل اسی طرح سرور اور روحیں اسی طرح شاداں و فرحاں رہیں۔"(۸)

سائنس فکشن پر مشتمل ان کی افسانوی کتاب طلسم ہوش افزا کے اس افسانے کو یوٹوپیا کہا جا سکتا ہے لیکن محبت کے زور پر ایسے یوٹوپیا کا قیام کچھ ناممکن بھی نہیں جس کو دیکھ کر جرمنی و کینیڈا و برطانیہ کے انجینیئر ورطہ حیرت ہیں۔

ڈاکٹر موسیٰ گو کہ تیس سال یورپ میں رہ کر پورے کے پورے یورپی بن چکے ہیں مگر اس گاؤں کے لوگوں کے اتحاد و ہم آہنگی کو سراہتے ہوئے حیرت انگیز بات کرتے ہیں جو دراصل افسانہ نگار کے نزدیک اس متنوع اور تکثیری عالمگیر معاشرہ کی بقا کی ضامن ہے اور وہ ہے اختلاف تنوع تفاوت کی بوقلمونی کی قبولیت اور مختلف الرائے طبقات کے ساتھ رواداری کا رویہ۔ڈاکٹر موسیٰ کے الفاظ میں:

"آپ نے اپنے سارے انڈے ایک ہی ٹوکری میں ڈال دیے ہیں اور اپنی طرز زندگی کو ایک ہی ڈگر پر ڈھال لیا ہے۔آپ کا سارا معاشرہ ایک سائڈ جھول گیا ہے اور آپ لوگوں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-22
ماخذ تحقیقی مجلہ

میں اختلاف کا تنوع اور فرق و تفاوت کی بو قلمونی ناپید ہو گئی ہے۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ زندگی ساری کی ساری پوزیٹو عمل نہیں تمام کی تمام مثبت دھار نہیں اس کے لیے نیگیٹو کا ہونا بھی اشد ضروری ہے۔"(۹)

اشفاق احمد کے افسانے محبت، ہمدردی اور رواداری کے عکاس ہیں۔ آج کے اس دور میں جہاں تشدد، تفرقہ بازی اور علاقائیت اور عدم رواداری کی وجہ سے انسانی معاشرے اخلاقی گراوٹ کا شکار ہیں ایسے میں اشفاق احمد کی افسانوی نثر قاری کو بین المذاہب رواداری کے لازمی عنصر سے متعارف کراتی ہے۔

حوالہ جات

۱-ڈاکٹر انور سدید، اردو افسانے کی کروٹیں، مکتبہ عالیہ، لاہور، ۱۹۹۱ء، ص ۱۳۹

۲-اشفاق احمد، اجلے پھول، سنگ میل پبلیکشنز لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۱۹

۳-عطاءالحق قاسمی، بلبل ہزار داستان مشمولہ ماہنامہ ادب لطیف اشفاق نمبر جلد ۷۰ شمارہ نمبر ۵ لاہور مئی ۲۰۰۵ء ص ۱۰۱

۴-اشفاق احمد، اجلے پھول، سنگ میل پبلیکشنز، لاہور، ۲۰۱۰ء ص ۱۰

۵-ایضاً، ص ۱۵۵

۶-ایضاً، ص ۱۴۶

۷-اشفاق احمد، طلسم ہوش افزا، سنگ میل پبلیکشنز، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۱۵۰

۸-ایضاً، ص ۱۵۱

۹-ایضاً، ص ۱۶۹